موتیوں والا بریسلٹ نظر بد سے حفاظت کے لئے بچے کو پہنانا

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک کالی ڈوری میں سفید موتی پرو کر ایک کنگن (bracelet) بنایا جاتا ہے، اور اسے بچے کے ہاتھ پر باندھا جاتا ہے تاکہ اُسے نظرِ بد سے محفوظ رکھا جا سکے۔ کیا ایسا کرنا اسلام میں جائز ہے؟

جواب

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

قوانینِ شرع کی رو سے وہ ٹوٹکے جو عوام میں رائج ہوں اور غیر شرعی نہ ہوں تو ان سے نظر بد وغیرہ امراض کا علاج کرنا جائز ہے۔ البتہ! قرآنی سورتیں اور احادیث میں آنے والی دعائیں پڑھ کر دم کرنا یا ان کا تعویذ باندھنا زیادہ بہتر ہے۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ موتیوں، منکوں والے کنگن، رنگ برنگے بریسلٹ یا ایسی دیگر چیزیں عموماً بچیاں پہنتی ہیں؛ کیونکہ یہ چیزیں زیور میں سے شمار ہوتی ہیں جو عورتوں سے تعلق رکھتا ہے، جب کہ بچے کو زیور پہنانے میں بچیوں اور عورتوں سے مشابہت لازم آتی ہے، جس کی شرعاً اجازت نہیں۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں موتیوں والی بریسلٹ نما ڈوری صرف بچیوں کو پہنا سکتے ہیں، لڑکوں کو پہنانے کی اجازت نہیں ہے، ہاں! لڑکوں کو سادہ دھاگا شرعی طریقے سے دم کر کے باندھ سکتے ہیں۔ المعجم الکبیر للطبرانی میں ہے "عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف قال: رأى عامر بن ربيعة سهل بن حنيف وهو يغتسل، فعجب منه، فقال: بالله ما رأيت كاليوم مخبأة في خدرها - أو قال: فتاة في خدرها-، قال: فلبط به حتى ما يرفع رأسه، قال: فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: «هل تتهمون أحدا؟»، فقالوا: لا يا رسول الله، إلا أن عامر بن ربيعة قال له كذا وكذا، قال: فدعاه، ودعا عامر بن ربيعة، فقال: «سبحان الله علام يقتل أحدكم أخاه؟ إذا رأى منه شيئا يعجبه فليدع له بالبركة»، قال:

ثم أمره فغسل له فغسل وجهه، وظاهر كفيه، ومرفقيه، وغسل صدره، وداخلة إزاره، وركبتيه، وأطراف قدميه في الإناء ظاهرهما، ثم أمر به فصب على رأسه، وكفأ الإناء من خلفه- حسبته قال: وأمره فحسا منه حسوات- فأمره فقام فراح مع الركب "ترجمہ: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا کہ وہ (باپردہ ستر ڈھانپ کر) غسل کر رہے تھے، تو ان کے جسم کو دیکھ کر تعجب کیا اور کہا: "اللہ کی قسم! آج تک میں نے ایسا نہیں دیکھا، گویا پردے میں چھپی ہوئی عورت ہے یا کہا: پردے میں چھپی ہوئی جوان لڑکی ہو۔" اس پر حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ کھڑے کھڑے زمین پر گر گئے ہاں تک کہ وہ اپنا سر بھی نہ اٹھا سکے۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو بتائی گئی تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "کیا تم کسی پر شک کرتے ہو؟" صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: "جی ہاں، یا رسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم)! عامر بن ربیعہ نے ان کے بارے میں یہ بات کہی تھی۔" نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ کو بلایا اور فرمایا: "سبحان اللہ! تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے؟ جب تم کسی چیز کو پسند کرو تو اس کے لیے برکت کی دعا کرو۔" کہتے ہیں: پھر نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے انہیں دھونے کا حکم دیا تو حضرت عامر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کے لیے اپنا چہرہ اور ہتھیلیوں کی پشت، کہنیاں، سینہ، تہبند کا داخلی حصہ، گھٹنے اور اپنے پاؤں کی پشت کے کنارے ایک برتن میں دھو کر دیئے، پھر آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم سے اسے حضرت سہل رضی اللہ تعالی عنہ کے سر پر ڈالا گیا اور ان کے پیچھے سے اسے انڈیلا، راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم سے انہوں نے چند گھونٹ پیے پھر آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم سے وہ کھڑے ہوئے اور قافلے کے ساتھ چل دیئے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 06، صفحہ 79، حدیث 5574، مطبوعہ قاہرۃ)

مشکوۃ شریف میں صحیح مسلم شریف کے حوالے سے ہے (ترجمہ): "جب تم دھلوائے جاؤ تو دھودو"

اس کے تحت مراٰۃ المناجیح میں ہے "یعنی اگر کسی نظرے ہوئے کو تم پر شبہ ہو کہ تمہاری نظر اسے لگی ہے اور وہ دفع نظر کے لیے تمہارے ہاتھ پاؤں دھلوا کر اپنے پر چھینٹا مارنا چاہے تو تم برا نہ مانو بلکہ فوراً اپنے یہ اعضاء دھو کر اسے دے دو نظر لگ جانا عیب نہیں نظر تو ماں کی بھی لگ جاتی ہے۔" (مراٰۃ المناجیح، جلد 06، صفحہ 197، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

اسی میں ہے "اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عوام میں مشہور ٹوٹکے اگر خلاف شرع نہ ہوں تو ان کا بند کرنا ضروری نہیں دیکھو، نظر والے کے ہاتھ پاؤں دھو کر منظور کو چھینٹا مارنا عرب میں مروج تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو باقی رکھا، ہمارے ہاں تھوڑی سی آٹے کی بھوسی تین سرخ مرچیں منظور پر سات بار گھما کر سر سے پاؤں تک پھر آگ میں ڈال دیتے ہیں اگر نظر ہوتی ہے تو بھس نہیں اٹھتی اور رب تعالیٰ شفاء دیتا ہے جیسے دواؤں میں نقل کی ضرورت نہیں تجربہ کافی ہے ایسے ہی دعاؤں اور ایسے ٹوٹکوں میں نقل ضروری نہیں خلاف شرع نہ ہوں تو درست ہیں اگرچہ ماثورہ دعائیں افضل ہیں۔ حضرت عثمان غنی نے ایک خوبصورت تندرست بچہ دیکھا تو فرمایا اس کی ٹھوڑی میں سیاہی لگا دو تاکہ نظر نہ لگے، حضرت ہشام ابن عروہ جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے: "ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ" علماء فرماتے ہیں کہ بعض نظروں میں زہریلا پن ہوتا ہے جو اثر کرتا ہے۔" (مراٰۃ المناجیح، جلد 06، صفحہ 197، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

ڈوری باندھنا اسلاف سے ثابت ہے۔ چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے "حدثنا أيوب أنه رأى في عضد عبيد الله بن عبد الله بن عمر خيطا" ترجمہ: ایوب نے ہمیں بیان کیا ہے کہ انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رحمۃ اللہ تعالی علیہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پوتے) کے بازو پر دھاگہ (یعنی گویا تعویذ) دیکھا۔ (مصنف ابن أبی شیبۃ، جلد 05، صفحہ 44، دار التاج، لبنان)

بسوط سرخسی میں ہے "ويكره للرجال التشبه بهن" ترجمہ: مردوں کے لیے عورتوں سے مشابہت اختیار کرنا مکروہ ہے۔ (المبسوط للسرخسی، جلد 1، صفحہ 43، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت)

درمختار میں ہے "(کرہ الباس الصبی ذھبا وحریرا) فان ما حرم لبسه و شربه حرم الباسه واشرابه"

ترجمہ: لڑکے کو سونا اور ریشم پہنانا مکروہ ہے، کیونکہ جس کا پہننا اور پینا حرام ہے، اس کا پہنانا اور پلانا بھی حرام ہے۔

علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "والاثم علی من البسھم لانا امرنا بحفظھم" ترجمہ: گناہ اس پر ہوگا جس نے بچوں کو پہنایا کیونکہ ہمیں ان کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 9، صفحہ 598-599، مطبوعہ: بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "لڑکوں کو سونے چاندی کے زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا، وہ گنہگار ہوگا۔ اسی طرح بچوں کے ہاتھ پاؤں میں بلا ضرورت مہندی لگانا، ناجائز ہے۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 428، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3932

تاریخ اجراء: 21 ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/18 جون 2025ء